غوث زماں، طبیب روحاں، شیخ المشائخ ابو الآصف

حضرت اقدس **میاں محمد سیفی حنفی** دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف



مریدین کی کامیابی

کے چند اصول

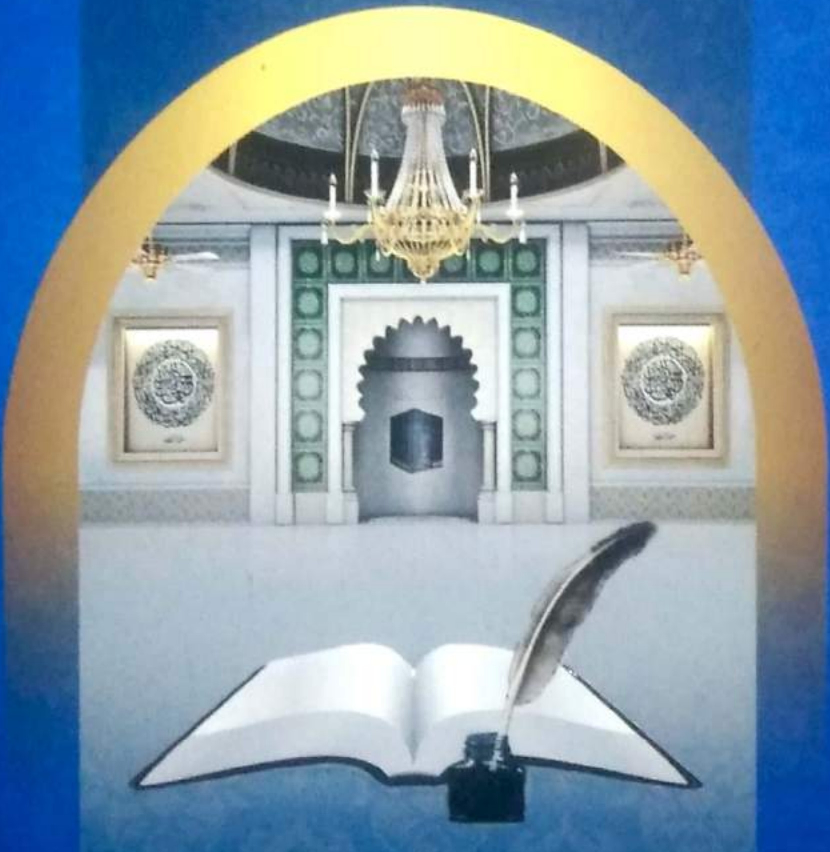


سالکین کیلئے ابتدائی

آداب طریقت

مناهج السالكين

من مشائخ الصالحين



مولف

مفتی فاروق احمد محمدی سیفی

ناشر: شعبہ نشر واشاعت جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف



مریدین کی کامیابی
کے چند اصول



سالکین کیلئے ابتدائی
آداب طریقت

غوث زماں، طبیب روحاں، شیخ المشائخ ابو الآصف
حضرت اقدس
میاں محمد سیفی حنفی
آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف

مناہج السالکین
من مشائخ الصالحین

مولف
مفتی فاروق احمد محمدی سیفی

ناشر: شعبہ نشر واشاعت جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف

مناہج السالکین

من مشائخ الصالحین

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب: مناہج السالکین من مشائخ الصالحین

بفیضان نظر: سلطان الاولیاء مجدد ملت محبوب سبحاں تاجدار سلسلہ سیفیہ شیخ العرب والعجم

اخندزادہ حضرت پیر سیف الرحمن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حسب ارشاد: غوث زماں طبیب روحاں شیخ العلماء الفقیر ابوالآصف

حضرت میاں محمد سیفی حنفی دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف لاہور

مولف: فاروق احمد محمدی سیفی

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، مدرس جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف لاہور

تاریخِ اشاعت ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ ۳ دسمبر ۲۰۲۱ء

شعبہ نشرو اشاعت جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف: 0341.4212248

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام صفات کمالیہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے علماء ومشائخ کو ہدایت کا سبب بنایا، اوران کوتوفیق دی مریدین کے تعلقات کورب تعالیٰ سے جوڑنے کی اوراس نے منور کیا اپنی معرفت کے نور سے مشائخ کے قلوب کواورولیوں کواپنی معرفت کے اعلیٰ درجوں تک پہنچنے کی شرافت بخشی۔

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ ہوجب تک زمین قائم رہے اوراونچے آسمان، اورجب تک اعلیٰ جنت الفردوس کی نعمت رہے اور سلام ہورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کرام پراوران کے اصحاب پر جو بہت ہی عظیم بھلائیوں والے تھے۔

شیخ ابونجیب محمد سُہر وردی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۶۳ھ فرماتے ہیں کسی شخص کیلئے یہ درست نہیں ہے کہ صوفیوں کی راہ میں داخل ہوجب تک کہ وہ جان نہ لے ان کی عقیدتوں کواوران کی مجلسوں کے آداب کو، شیخ فرماتے ہیں گروہ صوفیا کی عظیم ترین خصلتیں ان کے اخلاق ہیں، اس کی شرح میں شیخ شرف الدین یحیی منیری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۸۲ھ فرماتے ہیں صوفیائے کرام وہ ہیں جنہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کوزندہ رکھااوراقوال کی حفاظت کی اسی کوشریعت کہتے ہیں، اورساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال کی پیروی کی اسی کوطریقت کہتے ہیں اس کے بعد جب احوال کی باری آئی توانہوں نے ہمت کم نہ کی اورآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال کوبھی حاصل کیااورحفاظت کی اسی کوحقیقت کہتے ہیں یہ تین رکن ہیں چوتھارکن معرفت ہے اس حدیث کا یہی معنی ہے الشریعۃ اقوالی و الطریقۃ افعالی و الحقیقۃ احوالی: انسان کا کمال انہیں چار چیزوں پر موقوف ہے۔ بہت سارے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اعمال کواختیار کیامگراخلاق میں پیروی نہ کی جیسے عابدوں کی جماعت۔۔۔۔ یہ لوگ اعمال کی پیروی کرتے ہیں مگراخلاق میں سرکشی کرتے ہیں لیکن صوفیا کی جماعت ایسی ہے جوتمام اخلاق پسندیدہ اوراوصاف حمیدہ کو قبول کرتے ہیں اور بندگی اور سعادت مندی میں کمال یہی ہے کہ جہاں تک بندہ سے ہوسکتا ہواچھے اخلاق سے اپنے آپ کوآراستہ کرے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشادفرماتا ہے (وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ: اور بیشک تم یقیناعظیم اَخلاق پر ہو۔ یہی وہ اخلاق وآداب ہیں جن کالحاظ کرنے سے سالک مقام معرفت کے قابل ہوسکتا ہے۔ سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تمام اخلاق میں سب سے بہتر اخلاق عاجزی ہے، یہ اخلاق تمام آداب کی بنیاد ہے اور دین سارا کاسارا ادب ہے

اور معرفت میں کامیابی کیلئے اور محبت الٰہی جل جلالہ کیلئے رسول اللہ ﷺ کی اتباع شرط ہے اور اتباع رسول اللہ ﷺ کیلئے حسن اخلاق شرط ہے اور حسن اخلاق ہی تمام اعمال کا منبع وسرچشمہ ہے لہذا احسن اخلاق وآداب کو اپنایا جائے تاکہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع حاصل ہو، سالک کیلئے آداب کا خیال رکھنا سلوک میں کامیابی کی شرط ہے۔ایک دن جب سرکار میاں صاحب مبارک کو یہ آداب پڑھ کر سنائے گئے تو سرکار مبارک نے فرمایا یہ آداب تو ایسے ہیں کہ جو آدمی مرید ہونے کیلئے آئے اس کو کہا جائے کہ پہلے یہ کتاب پڑھ پھر بیعت ہونے کیلئے آنا۔اللہ تعالیٰ تمام سالکین کو آداب طریقت کا خیال رکھ کر طریقت کے حصول میں کامیابی عطا فرمائے۔آمین

گزارش: اس کتاب میں موجود اکثر آداب کو سیدی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانوار القدسیہ فی معرفۃ قواعد الصوفیہ سے اخذ کیا ہے تاکہ ہر سالک ان آداب کو لازمی یاد رکھے مزید تفصیل کا شوق رکھنے والے اصل کتاب کی طرف رجوع کریں،اور اس کو اس طرح ترتیب دیا ہے کہ سالکین کو اگر درس بھی دیا جائے تو آسانی رہے،دوران مطالعہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو کتاب میں موجود نمبر پر ضرور مطلع فرمائے تاکہ ائندہ اشاعت میں تصحیح کی جاسکے۔

شکریہ: میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے مرشد کریم کا جنہوں نے مجھ جیسے ناچیز سے یہ کام کروایا اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا وآخرت کی تمام بھلائیاں نصیب فرمائے اور تمام اساتذہ کرام کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے دین پڑھایا،اور والدین کو بھی اجر عطاء فرمائے

دعا: اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو میرے لئے اور ہر پڑھنے والے کیلئے نفع والا بنائے اور خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائے۔

خادم العلماء والمشائخ فاروق احمد محمدی سیفی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ، أَمَّا بَعْدُ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فیضان طریقت کی حفاظت کیسے ممکن ہے۔

بہت بڑے بڑے آستانوں پر جہاں علم طریقت میں کامل مشائخ تھے آج وہ خانقاہیں ویران ہیں اس لئے یہ سمجھنا ضروری تھا کہ علم طریقت کی حفاظت کیسے ممکن ہے کہ نسلوں تک یہ فیضان جاری رہے کیونکہ کامل شیخ کا بیٹا بھی اگر حفاظت نہیں کرے گا تو وہ بھی ناقص ہوگا اگرچہ بہت بڑے کامل شیخ کا بیٹا ہو۔ ہاں اگر بیٹا شیخ کی تربیتی سختی کو برداشت کرے اور ادب کا خیال رکھے تو والد سے بھی زیادہ ترقی حاصل کر جائے گا جیسا کہ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے منن الکبریٰ میں اس کی وضاحت کی ہے۔

اس سوال کے جواب میں سرکار مبارک، شیخ العلماء حضرت میاں محمد سیفی حنفی دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا کہ مجھے ایک دن نماز فجر سے پہلے اشارہ ہوا کہ شریعت پر عمل (سختی) سے کرو اور پھر فکر نہ کرو (کہ علم طریقت ختم ہوجائے گا) کیونکہ وقت کے مجدد حضرت مبارک علیہ الرحمہ نے جو پیوند پھلدار درخت کا لگادیا ہے اس کا پھل مل کر رہے گا صرف درخت (شریعت) کی حفاظت کریں کیونکہ شریعت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا قانون ہے۔ میں نے مرشد سے علم طریقت حاصل کرنے کے ساتھ یہی سیکھا ہے کہ جو کام بھی کرنا ہے شریعت کے مطابق کرنا ہے، سالکین ضرور سیدی امام شعرانی رحمہ اللہ کو پڑھا کریں، آپ انوار القدسیہ میں فرماتے ہیں! وہ کام جو شریعت کے خلاف ہو وہ بدعت ہے اور مرید اس کا اتنا خیال رکھے کہ اپنے پیر بھائیوں کو بھی بدعتی لوگوں کی مجالس سے بچنے کیلئے کہے، کیونکہ دل کی موت کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ کسی بدعتی کی مجلس میں تھوڑا بیٹھ جائے، اور جو مرید اس میں سستی کرتا ہے تو بدعت کی بدبختی اس کی طرف لوٹتی ہے۔

سرکار مبارک دامت برکاتہم العالیہ اکثر فرماتے ہیں: کہ نبی کا بیٹا ہو کر غیروں کی صحبت کی وجہ سے گمراہ ہوگیا، یہ بُری صحبت کا اثر ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کیا ہے، کیونکہ بُرا بندا جب برائی کرتا ہے اور ایک شریف آدمی اس کے پاس بیٹھتا ہے اور خاموش رہتا ہے تو گویا وہ بھی برائی میں شامل ہے آہستہ آہستہ برائی میں چلا جاتا ہے، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کا ذکر کیا ہے جس کے تین گروہ بن گئے تھے ایک نافرمانی کرنے والے دوسرے خاموش رہنے والے یہ بھی انہیں کے ساتھ عذاب میں گرفتار ہو گئے، مگر برائی سے روکنے والے بچ گئے۔

شیخ ابو مدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں امام مالک سے یہ بات پہنچی ہے: کہ جو مرید عبادت پر اکتفا کرتا ہے اور فقہ کو چھوڑ دیتا ہے وہ شریعت سے نکل جاتا ہے اور بدعتی بن جاتا ہے۔اور جو مرید علم تصوف پر اکتفا کرتا ہے اور علم شریعت نہیں سیکھتا وہ زندیق (بے دین) ہوجاتا ہے۔اور شریعت سے کٹ جاتا ہے، اور جو فقہ پر اکتفا کرتا ہے اور عمل نہیں کرتا وہ دھوکے میں ہے اور جو مرید (علم طریقت کی بیعت کے ساتھ) علم پر عمل کرتا ہے وہ نجات پا جاتا ہے اور بلندی حاصل کرتا ہے اور جو ادب والوں سے ادب حاصل نہیں کرتا وہ بعد میں آنے والے دوسرے پیر بھائیوں کو بھی خراب کر دیتا ہے۔(ص ۳۵۴)

اسی لئے سرکار مبارک نے فرمایا، کہ جو بیعت ہونے کیلئے آئے اس کو پہلے ادب سکھاو تانکہ وہ طریقت میں مکمل نفع حاصل کرے۔سیدی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب وہ مجلس میں مرشد کے پاس بیٹھا ہوا اور اٹھ جائے تو ادب کا تقاضہ یہ ہے کہ مرشد کی طرف پیٹھ نہ کرے حتی نکہ دور چلا جائے یا دیوار وغیرہ کے ذریعے مرشد سے چھپ جائے اور جو شخص اپنے مرشد کا ادب نہیں کرتا وہ ادب کی بُو بھی نہیں سونگھتا کیونکہ مرشد ہی وہ شخصیت ہے جو مرید کو اپنے دروازے سے خدا تعالیٰ کے قرب میں داخل کرتا ہے اور جس شخص کیلئے بادشاہوں کے دروازوں میں آنا جانا نہ ہو اس کیلئے خانقاہ میں داخل ہو کر آداب کا خیال رکھنا ممکن نہیں ،ص، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی نسبت لینے کیلئے آتا تو آپ فرماتے جاو اور جا کر بادشاہوں کی خدمت میں کچھ وقت گزارو پھر ہم آپ کو بیعت کرلیں گے۔بادشاہوں کے دربار میں ایسے ہی شخص کو قرب کا مقام دیا جاتا ہے جو بادشاہ کی خدمت بغیر مفاد و لالچ کے کرتا ہے، جیسا کہ علامہ عبدالرحمن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ کو اپنی لونڈیوں میں سے ایک سیاہ فام لونڈی سے بہت پیار تھا کہ بادشاہ اس کے مشورہ تک کا بھی لحاظ کرتا ایک بار ملکہ نے پوچھا عجب بات ہے آپ ایک سیاہ فام لونڈی کی بات بہت تسلیم کرتے اور قدر کرتے ہیں اس میں کیا راز ہے تو بادشاہ نے سب لونڈیوں کو جمع کیا اور اپنے محل کے قیمتی برتنوں کا سیٹ منگوایا اور ایک لونڈی کو کہا! ان برتنوں کو توڑ دو، اس نے کہا نہیں بادشاہ سلامت یہ آپ کے قیمتی برتن ہیں میں یہ گستاخی کیسے کرسکتی ہوں اسی طرح کا ہر لونڈی نے جواب دیا اور کسی نے برتن نہ توڑے، جب اس سیاہ فام لونڈی کو بادشاہ نے یہی بات کہی تو بادشاہ کا امر سنتے ہی اس نے تمام برتن زمین پر دے مارے، بادشاہ نے پوچھا اتنے قیمتی برتنوں نے توڑ دیئے؟ لونڈی نے عرض کی عالی جناب ایک طرف قیمتی برتن تھے دوسری طرف آپ کا حکم تھا میرے لئے آپ کے حکم کی حفاظت زیادہ قیمتی ہے اگر برتن نہ توڑتی تو آپ کا حکم ضائع ہوجاتا اس لئے میں نے برتن

توڑنا قبول کیا مگر آپ کا حکم ضائع نہیں ہونا چاہیے، بادشاہ نے ملکہ کو کہا یہ وہ بات ہے جو مجھے اس سیاہ فام لونڈی کی قدر کرنے پر مجبور کرتی ہے یہی بات جب مرید میں آجاتی ہے اور مرشد کے ہر فرمان کی قدر کرتا ہے تو وہ بھی قدر والا بن جاتا ہے رب تعالیٰ بھی لوگوں کے دلوں میں اس کی قدر پیدا کر دیتا ہے (عیون الحکایات)۔

شیخ عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو باادب شخص مشائخ کا ادب نہیں کرتا وہ حقیقت میں باادب نہیں ہے، مزید فرمایا کہ شیخ کے پاس ادب کے بغیر نہ بیٹھو ایک جماعت نے شیخ کی بے ادبی کی تو اہل ارادت کے رجسٹر سے ان کا نام ہی خارج کر دیا گیا۔ اب ان کو طریقت سے کچھ حاصل نہیں ہوگا یہی وجہ ہے کہ سرکار مبارک شیخ العلماء نے فرمایا کہ تمام خلفاء بیعت سے پہلے مرید کو طریقت کے آداب سکھائیں تا نکہ کامل نفع حاصل کریں، اور اس سے اس کی ارادت کے سچے ہونے کا بھی پتہ چل جائے گا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (اَلدِّینُ کُلُّہٗ اَدَب) دین سارا کا سارا ادب ہی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ادب کی وجہ سے لالچ ومفاد ختم ہو جاتا ہے اور اخلاص پیدا ہو جاتا ہے یہی اصل ادب ہے محض بناوٹ کو ادب نہیں کہتے جبکہ اندر سے اخلاص ہی نہ ہو شیخ کے سامنے بات ماننے کا انداز ریاکارانہ اور شیخ کی غیر موجودگی میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو ناراض کرنے والے کام کرنا۔ سیدی امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سچے اور بناوٹی مرید میں فرق یہ ہے کہ سچے مرید کو شیخ کی زندگی اور موت میں کچھ فرق نہیں پڑتا، جو تعلق زندگی میں تھا شیخ کے دنیا سے جانے کے بعد بھی وہی تعلق قائم رکھتا ہے واللہ یہ فرمان پڑھ کر سرکار مبارک کی سیرت سامنے آجاتی ہے کہ جیسے مرشد خانہ سے تعلق مرشد کی موجودگی میں تھا آج بھی اسی طرح آنا جانا اور خدمت کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں یہی وہ وفاداری ہے جو آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول کا سبب بنتی ہے۔

پہلے ادب سکھانا کیوں ضروری ہے

سرکار مبارک شیخ العلماء دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ مرید کو پہلے ادب سکھانا ضروری ہے اسلئے کہ سیدی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جان لو! جو شخص اپنے مرشد کے کسی عمل پر اعتراض کرتا ہے چاہے پوشیدہ طور پر ہو یا کسی ایسے شخص پر جس کو اس کام کیلئے مرشد نے مقرر کیا ہے، مرید اگر ان سے جھگڑتا ہے تو وہ اس عہد کو توڑتا ہے جو مرشد نے اس سے لیا تھا اور وہ عہد اور اطاعت سے نکل جاتا ہے اور مرشد پر لازم ہے کہ وہ اسکی ڈانٹ ڈپٹ کرے اور آستانہ شریف سے نکال دے۔ گویا اس مرید نے

اپنے شیخ کو کمزور عقل والا گمان کیا اور اپنے آپ کو مرشد سے زیادہ عقلمند خیال کیا، کیونکہ اگر اس کا یہ اعتقاد ہوتا کہ اس کا مرشد اس سے زیادہ عقلمند ہے تو وہ کبھی دل سے بھی اعتراض نہ کرتا۔ پھر مرشد کے ساتھ ایسا معاملہ کوئی سچا مرید نہیں کرتا ایسا کام وہ کرتا ہے جو مرشد کی بیعت میں دھوکہ سے داخل ہوا ہو اسی وجہ سے بعد میں اس نے بے ادبی سے اس عہد کو توڑا (ص ۲۶۶) لہذا اس عہد کی حفاظت کیلئے پہلے مرید کو آداب سکھائیں، پس اس پر عمل کرو۔

شیخ ابو مدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرید کا توبہ کے بغیر صوفیاء کے طریقہ میں داخل ہو جانا بہت بڑی جہالت ہے۔ (ص ۱۳۴)

بلکہ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئیں سے پانی کے ڈول تو گن کر نکال لئے مگر اندر سے کتا نہیں نکالا تو ساری محنت ضائع، ایسے ہی توبہ کے بغیر طریقت میں داخل ہونا بے فائدہ ہے۔

کامل مرید بننے کیلئے چند ضروری آداب

سرکار مبارک کا فرمان ہے کہ بیعت ہونے والے شخص کو پہلے آداب سکھاو پھر اس کو بیعت کرو تا کہ مرید طریقت میں کامیاب ہو جائے۔ میرے مرشد کا یہ طریقہ تھا کہ ہر ایک کو بیعت نہیں کرتے تھے، مگر آج جہالت بڑھ گئی لہذا مریدین کو خود پہلے آداب سکھاو تا کہ پیر پرستی سے نکل کر خالص للّٰہیت پیدا ہو۔

سیدی امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نمبر 292 میں فرماتے ہیں یہ بات بھی مرید کے ذہن میں رہنی چاہیے کہ آدابِ صحبت اور شرائط کا لحاظ بھی اس راہ سلوک کی ضرویات سے ہے۔ تانکہ فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے کا راستہ کھلے۔ اس ادب کے بغیر صحبت شیخ کا کوئی نتیجہ نہیں اور نہ مجلس کا کوئی فائدہ ہے، لہذا بعض آداب اور ضروری شرائط بیان کی جارہی ہیں گوش ہوش سے سنیں۔

مرید کو چاہیے کہ اپنے دل کے چہرے کو تمام چیزوں سے موڑ کر اپنے مرشد کی طرف متوجہ کرے، اور مرشد کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نوافل اور اذکار میں متوجہ نہ ہو اور اس کی مجلس میں اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔ بلکل مرشد کی طرف متوجہ رہے یہاں تک کہ اس کے حکم کے بغیر ذکر میں بھی مشغول نہ ہو، اور فرض اور سنت کے علاوہ کوئی نماز اس کی مجلس میں ادا نہ کرے۔

موجودہ بادشاہ کے متعلق منقول ہے، کہ اس کا وزیر اس کے سامنے کھڑا تھا، اتفاقاً اس دوران وزیر کی توجہ بادشاہ سے ہٹ کے اپنے کپڑے کی طرف ہوگئی اور اپنے کپڑے کے کسی بند کو ہاتھ سے درست کیا، اس دوران بادشاہ نے دیکھ لیا کہ وزیر کی توجہ اس کی طرف نہیں ہے، تو ڈانٹ کر کہا کہ میں اس

بات کو برداشت نہیں کرسکتا کہ تو میرا وزیر ہو کر میرے سامنے اپنے کپڑے کے بند کی طرف توجہ کرے۔غور کریں کمینی دنیا کے وسائل کیلئے کیسے باریک آداب درکار ہیں،تو جو چیزیں خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں،ان کے آداب کی رعایت تو بہت کمال کے طریقہ سے لازم ہوں گی۔ جہاں تک ممکن ہوسکے اس کا سایہ مرشد پر نہ پڑے،اور مرشد کی جانماز پر پاوں نہ رکھے،اس کے مخصوص وضوخانہ میں وضو نہ کرے،نہ اس کے مخصوص برتن استعمال کرے،اس کے سامنے بغیر اجازت کے نہ کھائے نہ پیے نہ بات کرے بلکہ کسی طرف بھی متوجہ نہ ہو،اور مرشد کی عدم موجودگی میں اس کی طرف پاوں نہ پھیلائے۔مرشد کی حرکات وسکنات میں رائی کے برابر بھی اعتراض کو قطعاً گنجائش نہ دے۔اور تمام مخلوق میں سب سے زیادہ بے سعادت شخص وہ ہے جو اس گروہ اولیاء اللہ میں عیب تلاش کرے،اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بلائے عظیم سے نجات دے۔مرشد سے کرامت کا بھی خواہش مند نہ ہو اور دنیاں میں جو کچھ بھی ملے چاہے دوسرے مشائخ سے فیض پہنچے سب کو اپنے مرشد کی طرف سے جانے۔

سیدی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: شیخ ابوالعباس مرسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ محی الدین علیہ الرحمہ نے الفتوحات کے باب نمبر ایک سو اٹھتر میں ذکر کیا ہے کہ محبت کرنے والوں کے جملہ اوصاف میں سے ایک وصف یہ ہے کہ مرید اپنے مرشد کی محبت میں فنا ہو جائے اور ہمیشہ اس کے ہاں حاضری کے لیے اپنے سفر کو جاری رکھے ہمیشہ شب بیداری اختیار کرے غم کو چھپائے۔

۲۔جو دنیوی اور اخروی خواہشات اسے مرشد سے غافل رکھیں ان سے نکلنے کی رغبت رکھتا ہو اور وہ ہر اس چیز کی صحبت سے دور رہے جو اس کو اس کے مرشد سے دور کرنے والی ہو۔

۳۔بہت آہیں بھرنے والا ہو اور مرشد کے کلام اور اس کے نام کے ذکر سے راحت حاصل کرے

۴۔اپنے مرشد سے محبت کرنے والوں کا ہمیشہ موافق رہے یعنی جو مرشد سے محبت کرتا ہے اس کی بھی قدر کرے۔

۵۔اس کی خدمت کرتے ہوئے اس کی تعظیم کو چھوڑنے سے ڈرنے والا ہو۔

۶۔مرشد کے حق میں زیادہ کو بھی قلیل خیال کرے۔

۷۔اور مرشد کی طرف سے ملنے والی قلیل چیز کو کثیر سمجھے۔

۸۔ مرشد کی مخالفت سے بچتا رہے۔

۹۔ مرشد کیلئے اپنے نفس سے مکمل طور پر نکل جائے۔

۱۰۔ مرشد کی ان باتوں پر صبر کرے جن سے طبیعتیں نفرت کرتی ہیں۔

۱۱۔ مرشد جس کام کا حکم دے اسے بجالائے۔

۱۲۔ اپنے مرشد کے عشق میں ہمیشگی اختیار کرے۔

۱۳۔ مرشد جس بات کو چاہتا ہے نفس کو اس سے محبت کی عادت ڈالے اور اس پر قائم رہے۔

۱۴۔ مرشد کے حق میں اپنے نفس کو ڈانٹ ڈپٹ کرے اور کبھی بھی اپنے مرشد کے بارے میں دل خراب نہ کرے۔ سرکار مبارک کے محبوب خلیفہ ڈاکٹر کرنل صاحب ترنول شریف والے اس جگہ فرمایا کرتے تھے دیکھیں مرشد انسان ہے معصوم نہیں ہے، صحابہ کرام کے کچھ ایسے معاملات ہیں کہ ہم ان کو بیان کریں بلکہ صرف سوچیں تو بھی بے ادبی ہے کہ ایسا ان سے کیوں ہوا، اسی طرح مرشد کامل کے متعلق برائی دل میں لانا ہی بے ادبی ہے بشرطیکہ کہ شیخ کامل ہو۔

۱۵۔ اپنے نفس کی طرف سے اپنے مرشد پر غیرت کھانے والا ہو، پس وہ یہ پسند رکھتا ہو کہ اس کا مرشد اسے خواہشات میں نہ دیکھے۔

۱۶۔ مرشد کے احسان کی وجہ سے اس کی محبت میں اضافہ ہو، اس لحاظ سے کہ میں ان کی ایک توجہ کا صلہ ساری زندگی کی خدمت سے بھی نہیں دے سکتا لہذا مرشد کی سختی کی وجہ سے محبت میں کمی نہ آئے (لالچی نہ ہو مخلص ہو)

۱۷۔ اپنے مرشد سے کبھی بھی یہ نہ کہے کہ آپ نے یہ کام کیوں کیا۔ (کیونکہ جس نے بھی مرشد کی بات پر کیوں کہا وہ فلاح نہیں پا سکتا۔

۱۸۔ مرید کا اندر ظاہر ہو کوئی شر دل میں چھپا کر نہ رکھے، خوش مزاج بھی ہو غمگین رہنے والا بھی ہو، اس کا مقام گونگا پن ہو، وہ اپنے مرشد کی رضا کو تمام نفسانی اغراض پر ترجیح دے۔

۱۹۔ شیخ کی عزت کرنے کو اللہ تعالیٰ کا احترام سمجھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مرشد کے احترام کا حکم دیا ہے ۔(انوار القدسیہ مترجم ص ۱۵۸)

مرشد کو راضی کرنے میں جلدی کرنا

مرید کیلئے یہ بات بھی ضروری ہے بلکہ اس پر واجب ہے کہ جب اس کا شیخ اس پر ناراض ہو تو اسے

راضی کرنے میں جلدی کرے۔ اگرچہ اسے اپنے جرم کا علم نہ ہو، نہیں جانتا میری غلطی کیا ہے پھر بھی مرشد کو راضی کرنے میں جلدی کرے۔ اور جو شخص اپنے شیخ کو راضی کرنے کے سلسلے میں جلدی کرنے میں سستی کرتا ہے تو یہ اس کی ذلت و رسوائی کی دلیل ہے اور بعض اوقات وہ اس حالت سے بھی ناقص حالت کی طرف لوٹتا ہے جس حالت پر وہ صحبت شیخ سے پہلے تھا۔ مثلاً اگر اس کو بیعت ہوئے دس سال ہو چکے ہوں وہ اس ایک بے ادبی سے دس سال سے پہلے والی حالت کی طرف لوٹتا ہے۔ گویا اس نے ان دس سالوں میں بے محل عمل کیا بلکہ پہلے سے بھی ناقص حالت کی طرف چلا گیا۔

صوافیا کرام فرماتے ہیں جو شخص حرام لقمہ کھاتا ہے وہ چالیس سال تک اپنی حالت کی طرف نہیں لوٹتا اور شیخ کی ناراضگی کا سبب بھی بعض اوقات یہی حرام لقمہ ہوتا ہے اور جب وہ اپنے استاذ مرشد سے کہتا ہے کہ مجھے بتائیں کہ میرے ذمہ کیا گناہ ہے تو یہ بھی بے ادبی ہے کیونکہ شیخ اپنے مرید کو جس امتحان میں ڈالے اس پر کوئی پابندی نہیں اور میں (مصنف) نے سیدی علی المرصفی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے: جس آدمی کا شیخ اس پر جہنم میں داخلہ سے زیادہ سخت نہ ہو (یعنی شیخ اگر مرید کی صرف مستحب عمل چھوڑنے پر ایسی گرفت نہیں کرتا جیسے فرض چھوڑنے پر کی جاتی ہے اسی طرح خلاف اولیٰ کام کرنے پر ایسے ناراض نہیں ہوتا جیسے حرام کام کرنے پر ناراض ہوا جاتا ہے تو) اس کا صدق میں کوئی مقام نہیں اور یہ اس کے باطن میں کمزوری کی دلیل ہے اور پھر اس سے بھی زیادہ قبیح بات یہ ہے کہ وہ اپنے شیخ سے ناراض ہو اور اس سے مطالبہ کرے کہ وہ اپنے مرید سے صلح میں ابتداء کرے کیونکہ یہ مرید کے دل میں کھوٹ اور طریقت سے مذاق ہے اور شیخ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہی اس لئے جاتا ہے کہ وہ نفس کی تربیت کرے۔

میں نے اپنے آقا محمد الشناوی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب جسمانی والد کے نافرمان کا عمل آسمان کی طرف اٹھایا نہیں جاتا (قبول نہیں ہوتا) تو اس کے روحانی باپ کا معاملہ کیا ہوگا جو اس کو حق تعالیٰ کے قرب میں بٹھانا چاہتا ہے اور رات اور دن میں کسی بھی وقت اپنے پاس آنے سے منع نہیں کرتا۔

میں (مصنف) نے اپنے بیٹے عبد الرحمن سے جس کی عمر پندرہ سال تھی، سنا اس نے کہا سچے مرید پر جب اس کا شیخ ناراض ہو جاتا ہے تو اس کی روح پریشانی سے ایسے تکلیف میں آتی ہے پس وہ نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ ہنستا ہے، اور نہ ہی سوتا ہے حتی کہ اس سے اس کا شیخ راضی ہو جائے اور اگر اس کا شیخ معافی سے پہلے پہلے سفر یا بیماری کی وجہ سے غائب ہو جائے تو یہ بھی اس کی بدبختی سے ہے کہ اس کو معافی جلدی نہ مل سکی۔ پھر وہ شیخ کی بیماری کی صورت میں اس کی چوکھٹ پر بیٹھا رہے حتی کہ وہ باہر نکلے تو یہ دن اس کے

لیے عید سے بھی بڑا دن ہوتا ہے۔

جب کہ جھوٹے مرید کا معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے وہ خوش ہوتا ہے جب اس کا مرشد اس سے غائب ہو اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ وہ اس کے احوال کی چھان بین کرے گا۔ اس میرے بیٹے نے مجھ سے کہا کہ آپ کے اکثر مریدین جو آپ کے پاس تربیت گاہ میں ہیں آپ کی عدم موجودگی میں خوش ہوتے ہیں (حضرت عبدالرحمن کا قول مکمل ہوا)

مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ میرے بیٹے کو چھوٹی عمر کے باوجود ان کے احوال سے آگاہی حاصل ہے میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے اسے اپنے خاص اولیاء میں سے کر دے۔ ص ۲۲۸

شیخ کی مجلسِ تربیت سے خفاء ہونے اور ایک لمحہ کی بے ادبی کا نقصان

مرید کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مرشد کی محبت اور مجلس تربیت سے پیٹھ نہ پھیرے مگر کوئی ایسی ضرورت ہو جس کی وجہ سے مرشد اسے معذور سمجھے۔

صوفیاء کرام فرماتے ہیں: جو شخص مثلاً ستر سال خدمت کے بعد ایک لمحہ کیلئے پیٹھ پھیرتا ہے تو اس ایک لمحہ میں وہ جس چیز سے محروم ہوتا ہے اس کا نقصان اس نفع سے زیادہ ہے جو کچھ اس نے ستر سال میں حاصل کیا، تو یہ ہے اس شخص کا نقصان جس نے اپنے مرشد سے پیٹھ پھیری۔ اس کا حکم اس شخص کے حکم کی طرح ہے جو اپنے رب کی عبادت سے پیٹھ پھیرتا ہے اس قسم کی باتوں سے اکثر مرید بے خبر ہوتے ہیں اس لیے وہ نفع سے محروم ہوتے ہیں پس اس بات کو جان لو (۲۷۳)

ظاہر اور باطن میں بے ادبی نہ کرے

مرید کے آداب میں سے یہ بات بھی ہے کہ اس سے بے ادبی کبھی بھی نہ ہو نہ ظاہری طور پر اور نہ ہی باطنی طور پر، کیونکہ سچا مرید جب اپنے دل کو اپنے مرشد سے والسطہ کر لیتا ہے اور اس کے ظاہری آداب کو اختیار کر لیتا ہے تو باطنی مدد مرشد کے دل سے مرید کے دل کی طرف چل پڑتی ہے جس طرح ایک چراغ دوسرے چراغ سے روشنی حاصل کرتا ہے اور جب مرشد کی طرف سے مدد آتی ہے اور مرید کے دل کو بے ادبی سے لتھڑا ہوا پاتی ہے تو مدد واپس لوٹ جاتی ہے اور جس طرح مرشد کا کلام سچے مرید کے باطن کی خیر خواہی میں ہوتا ہے اسی طرح مرشد کی باطنی امدادیں بھی ہوتی ہے اور جو شخص اپنے باطن کو تمام مخالفتوں سے

پاک کر دیتا ہے اور مرشد کے ساتھ ادب کی راہ اختیار کرتا ہے تو تمام امداد، احوال اور علوم جو شیخ کے دل میں ہوتے ہیں وہ اس مرید کے دل میں چلے آتے ہیں، اس طرح یہ کمال کو پہنچ جاتا ہے، (اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مومنین کو حکم دیا۔ کُونُوا مَعَ الصَّادِقِين، اللہ والوں کی صحبت اختیار کریں، اس میں بہت قیمتی نفع ہے، حضرت ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کچھ مشائخ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اپنی صفات (توجہ کے ذریعے) مریدین میں منتقل کر دیتے ہیں (قوت القلوب)

تو کیا ہی خوش بختی ہے اس شخص کی جو اپنے نفس کو اپنے مرشد کے ساتھ روکے رکھتا ہے اور اپنے نفس کے ارادوں سے نکل جاتا ہے نیز اپنی مراد کو اپنے شیخ کی مراد میں فنا کر دیتا ہے اور اس کی روح اس مرشد کی روح کے ساتھ نسبت پیدا کر لیتی ہے تاکہ وہ مرشد کی اتباع سے اللہ تعالیٰ کی اتباع کی طرف ترقی کرے اور وہ اپنے مرشد کی بات کو اللہ تعالیٰ کی اتباع سمجھتا ہے یہ اللہ تعالی کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ تعالی بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔ (ص ۲۷۳)

بس مرید کو مرشد پر اعتماد کرنا چاہیے

سرکار مبارک فرماتے ہیں جس نے مرشد کی بات مانی وہ کامیاب ہو گیا اس کے الٹے کام بھی سیدھے ہو جائیں گے لیکن یہ اس وقت ہو گا جب مرشد سے سچی محبت ہو گی۔

سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس بات کو اس طرح سمجھیں اگر کوئی شخص تمہیں ایک ایسی بلند جگہ کھودنے کا حکم دے جس سے پانی نہ نکلتا ہو تو یہ کھودنا تم پر کتنا بھاری ہو گا، اسی طرح جب کوئی ایسا شخص جس پر تمہیں اعتماد ہو تمہیں بتائے کہ اس مٹی کے نیچے سونے کا خزانہ ہے اور اس کے حاصل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں تو تجھ پر کھودنا اور وہاں سے منتقل کرنا کس قدر آسان ہو گا اگر چہ تجھے یہ کام کرنے میں ایک ماہ یا اس سے بھی زیادہ مدت لگے، تو تیرے مرشد کے حکم کی بھی یہی کیفیت ہے اس کا حکم کبھی بھی فائدہ سے خالی نہیں ہوتا (مگر جب مرشد سے دل نہیں لگا ہوتا دل پر پردے ہوتے ہیں تب مرشد کی اطاعت میں مشقت محسوس کرتا ہے) مرشد کے ہر حکم کو ماننے میں بہت فائدہ ہے مگر تم پر عمل کے فائدہ کو چھپاتا ہے کہ اسے اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ کہیں تم دنیوی یا آخروی غرض سے عمل نہ کرو (اور تمہارا اخلاص ختم ہو جائے) پس تمہارا عمل ضائع ہو جائے یا تم کمال حاصل کرنے سے محروم ہو جاؤ جبکہ مرشد کا ارادہ یہ ہوتا ہے تم اس کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کیلئے عمل کرو، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے (۱۹۶)۔

جب شیخ طریقت مل جائے

سرکار مبارک فرماتے ہیں جب شیخ طریقت مل جائے تو کسی اور سے بلا وجہ دوبارہ سے نسبت حاصل نہ کرے، آپ فرمایا کرتے ہیں میرے پاس کچھ عرصہ تک رابطہ رکھو فیض مل جائے تو ٹھیک ورنہ کسی اور کے پاس چلے جاو پھر میرے پاس آنے کا کوئی فائدہ نہیں، سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ۲۰ سال تک مرشد کامل کی تلاش کرتے رہے جو سلوک کی تعلیم دے، جب تک کامل شیخ طریقت (جو طریقت کی تعلیم دے کر سالک کو رب تعالیٰ کا قرب دے، جس نے خود مکمل سلوک کی منزل حاصل کی ہو) نہ ملے اور کسی شیخ نسبت سے بیعت ہے اور طریقت حاصل کرنا چاہتا ہے تو قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد الطالبین میں فرماتے ہیں کہ مرید پر واجب ہے کہ شیخ طریقت کو تلاش کرتا رہے اگرچہ کئی سال لگ جائیں ،ورنہ پیر پرستی ہوگی جو کہ حرام ہے، شیخ کی بیعت قرب خداوندی کیلئے ہوتی ہے، اور جب شیخ طریقت مل جائے پھر اس کے ہاتھ میں مردہ کی مثل ہو جائے۔ بلا ضرورت مزید کسی شیخ کی بیعت نہ کرے۔

سیدی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرید کی شان میں سے یہ بات بھی ہے کہ وہ صرف ایک شیخ طریقت کے دامن سے وابسطہ ہو اور ہرگز دو شیخ نہ اپنائے کیونکہ صوفیاء کا طریقہ خالص توحید پر مبنی ہے۔ (جس نے بلا وجہ شرعی پہلے شیخ طریقت کو چھوڑ کر دوسرے کی بیعت کی وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور جس نے بلا وجہ شرعی کسی شیخ کامل کے مرید کو سلوک کیلئے بیعت کیا اس نے درست کام نہیں کیا)

حضرت شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ نے الفتوحات المکیہ کے باب ۱۸۱ میں فرمایا:

جان لو! (کہ حقیقی شیخ طریقت مل جانے کے بعد) مرید کے لیے صرف ایک ہی شیخ کو اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ اس سے طریقت میں زیادہ مدد ملتی ہے اور ہم نے دو بزرگوں کے مرید کو کبھی کامیاب نہیں دیکھا، تو جس طرح اس عالَم کا وجود دو خداؤں کے درمیان، ایک مکلف دو رسولوں کے درمیان، اور ایک عورت دو خاوندوں کے درمیان مشترک نہیں اسی طرح ایک مرید کا تعلق دو بزرگوں مرشدوں کے ساتھ نہیں ہوتا۔

یہ تمام باتیں اس مرید کے بارے میں ہیں جو کسی شیخ سے اس لئے وابستہ ہوتا ہے کہ وہ طریقت کی راہ پر چلے یعنی سلوک کی منازل طے کرے لیکن جس مرید کا یہ مقصد نہ ہو وہ اپنے شیخ سے محض برکت حاصل کرتا ہے اس کے لئے مختلف شیوخ سے نسبت لیتے رہنا ممنوع نہیں ہے۔ ص ۶۳

حضرت شیخ سرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا علی المرصفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔

جو شخص دو یا زیادہ شیوخ کے ساتھ بیعت کی آزمائش میں ہو تو وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی وجہ سے پہلے شیخ کو دل کے اندر جگہ دے اور اسی کو اپنا شیخ سمجھے کیونکہ وہ شیخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی خیر خواہی اور اس کو ابتداءً راہ ہدایت کی طرف بلانے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب ہے۔

حضرت ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

جس کا ایک استاذ (مرشد) نہ ہو تو وہ طریقت میں مشترک ہو گیا اور مشترک کا شیخ شیطان ہوتا ہے۔ (دوسری جگہ بیعت اس وقت ضروری ہے جب پہلے شیخ سے سلوک کی منزل حاصل نہ ہو رہی ہو یا ابھی تکمیل نہیں ہوئی تھی کہ شیخ طریقت دنیا سے چلا گیا)

حضرت ابو علی الدقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: کوئی شخص شیخ کے بغیر صوفیاء کے راستے پر چلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ یہ غیب یا غیب الغیب میں سلوک کا راستہ ہے اور درخت جب کسی تجربہ والے مالی کے بغیر خود بخود اگے اس سے کسی کو نفع نہیں ہوتا اگرچہ اس کے پتے نکل آئیں بلکہ بعض اوقات وہ کبھی بھی پھل نہیں دیتا (اگر پھل نکل بھی آئیں تو بے ذائقہ ہوں گے جیسا کہ تجربہ سے یہ بات واضع ہے)

اور اے بھائی! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو جو تمام رسولوں کے سردار ہیں کہ کس طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے اور اللہ تعالی کے درمیان وحی کے لیے واسطہ تھے اس سے تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ شیخ کو اختیار کرنا کتنا ضروری ہے۔ مرید اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

حضرت ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے طریقت اپنے شیخ سے اس طرح بھی حاصل کی کہ صرف میں اور آپ موجود تھے کوئی تیسرا نہیں تھا پھر یہ بات بھی پوشیدہ نہیں کہ ہمارے اسلاف صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین ایک شیخ کے پابند نہ تھے بلکہ ان میں سے ایک شخص ایک سو مشائخ سے طریقت حاصل کرتا کیونکہ وہ لوگ دل کی میل اور تکبر سے پاک تھے پس ان میں سے ہر ایک کامل تھا وہ سلوک میں کسی دوسرے کا محتاج نہیں تھا۔

پس جب بیماریاں زیادہ ہو گئیں اور بعد کے لوگ علاج کے محتاج ہو گئے تو مشائخ نے ان کو ایک شیخ کا پابند ہونے کا حکم دیا تا کہ مرید کا حال بکھر نہ جائے اور طریقت کے طویل راستے سے قطع تعلق نہ ہو جائے اور اس پر طریقت کا راستہ لمبا نہ ہو جائے۔ (ص ۶۴) مگر شیخ ایسا ہو جس نے طریقت خود بھی حاصل کی ہو آج کل کے کثیر مشائخ علم طریقت سے خالی ہیں اس بات کو سمجھیں اللہ تعالی تمہیں ہدایت دے گا)

شیخ طریقت سے وابستگی

مرید کے آداب میں سے یہ بات بھی ہے کہ اگر اس کا شیخ موجود ہے تو اس سے وابستہ رہے اور کوشش کرے کہ شیخ کے دروازے کے سامنے نظر رکھے تاکہ جب بھی وہ باہر آئے یہ اس کی زیارت کرے یہ اس کی نیک بختی کی دلیل ہے۔ بعض اوقات شیخ کی کوئی نظر اس کو خالص سونا بنا دیتی ہے تو وہ مجاہدہ سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ جس طرح میرے آقا یوسف عجمی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن اپنی خلوت سے نکلے تو فقراء میں سے کسی کو نہ پایا جس پر ان کی نگاہ پڑتی تو وہ مسجد کے دروازے کے قریب کھڑے کتے پر ان کی نگاہ پڑ گئی تو مصر کے تمام کتے اس کے سامنے جھک گئے اور اس کے ساتھ چلنے لگے وہ جہاں بھی جاتا اور جہاں ٹھہرتا وہاں ٹھہر جاتے (یہ کوئی بعید بات نہیں اصحاب کہف کے کتے کی مثال واضع ہے جو جنت میں بھی جائے گا) چنانچہ حضرت یوسف عجمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتے کے پیچھے کسی کو بھیجا اور فرمایا دور ہو جا تو اسی وقت باقی کتے اس سے دور ہو گئے۔

آپ نے فرمایا: لَو اَنَّ تِلکَ النَّظرَۃُ وَقَعَت عَلیٰ آدمِی لَھَارَ اِمَاماً یُقتَدٰی بہٖ۔ یعنی اگر یہ نظر کسی آدمی پر پڑتی تو وہ ایسا امام بن جاتا کہ جس کی لوگ اقتداء کرتے (ص ٦٧)

حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی مرید کے لیے خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اس کے مقام ادب میں ثابت رکھتا ہے اور اسے ہمیشہ مجاہدات کی راہ پر قائم رکھتا ہے اور اگر وہ طریقت کو چھوڑ کر دوسرا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ سے پہلی والی حالت کی طرف لوٹا دیتا ہے اور اس منصب سے ہٹا کر دنیا میں مشغول کر دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِی فَاِنَّ لَہٗ مَعِیشَۃً ضَنکًا وَّنَحشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْمٰی (ترجمہ) اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لیے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔ (طہ ١٢٤)

اس کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں:

(١) تنگ زندگانی سے مراد دین میں تنگ زندگی ہے۔ دین میں تنگ زندگی یہ ہے کہ نیکی کی راہیں تنگ ہو جائیں اور آدمی حرام کمانے میں مبتلا ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بندے کو تھوڑا ملے یا زیادہ، اگر خوفِ خدا نہیں تو اس میں کچھ بھلائی نہیں اور یہ تنگ زندگانی ہے۔

(٢) دنیا، قبر، آخرت اور دین سب میں تنگ زندگی ہے۔ (1)

1۔ تفسیر قرطبی، طہ، تحت الآیۃ: ١٢٤، ٦۔ الجزء الحادی عشر، تفسیر کبیر، طہ، تحت الآیۃ:

۱۲۴،۸_۱۱۰-۱۱۱، خازن، ط، تحت الآیۃ: ۱۲۴، ۶، مدارک، ط، تحت الآیۃ: ص ۷۰۶، ملتقطًا۔

امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی فرماتے تھے۔ تمام کی تمام بھلائی شیخ کی چوکھٹ پر جھک جانے میں ہے اور جب اللہ تعالی اس کے ساتھ دوسرا ارادہ کرتا ہے تو اسے دور دراز کے مقاماتِ ہلاکت میں منتشر کر دیتا ہے اس سے پہلے کہ وہ اپنے رب کے امور پر قادر اور پختہ ہو جائے رب تعالیٰ سے مزید دور ہو جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ مرید کی سیاحت میں ایسا حجاب ہے جو اس پر ہوتا ہے اور وہ ان آداب سے خالی ہوتا ہے جو اس کو مطلوب ہوتے ہیں یا وہ متعدد مقامات کی طرف جاتا ہے یا متعدد شیوخ سے ملاقات کرتا ہے اور ان میں سے کسی سے بھی تربیت حاصل کرنے کیلئے عہد نہیں کرتا، تربیت حاصل کرنے کا پابند نہیں ہوتا (آداب سیکھے بغیر بلا وجہ گھوم پھر کر وقت ضائع کرتا ہے)

اس قسم کا آدمی اپنے آپ کو طریقت کے اطوار کا مکلف نہیں بناتا کیونکہ اللہ تعالی نے اس کو بلند مرتبہ اولیاء کرام تک ترقی عطا کرنے کا ارادہ نہیں فرمایا کیونکہ اگر اس نے یہ ارادہ فرمایا ہوتا تو وہ اسے کسی ایک شیخ کا پابند بناتا جو اس سے خوشی اور تکلیف دونوں صورتوں میں بات سننے اور ماننے پر بیعت لیتا۔ (ص ۶۷)

دائمی ذکر کے ساتھ نفس کا علاج کرنا

مرید کے آداب میں سے یہ بات بھی ہے کہ وہ کثرتِ ذکر کے ساتھ قلبی خیالات، مکر اور بُرے اخلاق کا علاج کرے اور دل سے غفلت کو دور کرے اس کے لیے یا تو قرآن مجید کی تلاوت بکثرت کی جاتی ہے اور نماز زیادہ پڑھی جاتی ہے اور لیکن ابتدائی مرید اس کی طرف نہیں پھرتا کیونکہ یہ کامل مریدوں کا ورد ہے۔ ابتدائی مرید کا کام یہ ہے کہ وہ ہمیشہ (کثرت ذکر اور شیخ کی توجہ کی مدد سے) اپنے ظاہر اور باطن کو ان کاموں سے پاک رکھے جو بارگاہ خداوندی میں حاضری کے راستے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ جس طرح غصہ، نفس کو غالب رکھنا، تکبر، خود پسندی اور حسد وغیرہ جب مرید ان بری عادات سے پاک ہو جائے اس وقت وہ تلاوت قرآن مجید اور بارگاہ خداوندی میں حاضری اور نماز میں اس کے سامنے کھڑا ہو جانے کا مستحق ہو جاتا ہے صالحین اسلاف کا یہی طریقہ ہے۔ (ص ۶۸)

سیدی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے سردار علی المرصفی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ مرشد کا مرید کو تلقینِ ذکر کرنا اس طرح ہے جس طرح گٹھلی کو خشک زمین میں گاڑنا،

صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ تلقین ذکر کے بعد مسلسل ذکر کرنا اس طرح ہے جس طرح گٹھلی کو گاڑنے کے بعد اس پر مسلسل بارش ہوتی ہے کیونکہ کثرت ذکر سے نتیجہ بہت تیزی سے آتا ہے۔لہذا جتنا کثرت سے ذکر ہوگا اتنا ہی جلدی پھل ہوگا، مرشد کا کام تو گٹھلی لگانا اور توجہ کرنا ہے مرید کا کام ہے کثرت سے صحبت اختیار کرے اور کثرت سے ذکر کرے، بعض اوقات مرید کی عمر گزر جاتی ہے فوت ہوتا ہے مگر کچھ ذکر کی تاثیر نظر نہیں آتی، تو مرید اس تلقین ذکر پر اپنے شیخ کو ملامت کرتا ہے اور کہتا ہے اگرچہ دل میں کہے کہ مجھے اس تلقین ذکر کا کچھ فائدہ نہیں ہوا اور اس سے یہ حقیقت غائب ہوتی ہے کہ مرشد کا کام تھا گٹھلی لگانا، مرید کا کام تھا کہ اب کثرت سے ذکر کرے اور پسندیدہ اعمال (آداب وغیرہ) کو لازم پکڑے تاکہ تلقین ذکر کی تاثیر جلد نظر آئے۔(۴۰) لہذا بیعت کے بعد مرشد کے پاس بار بار آتا جاتا رہے۔

اللہ تعالی کا ذکر دل کو منور کرتا ہے

میں نے اپنے سردار علی المرصفی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے مشائخ عاجز آ گئے اور انہوں نے مرید کے دل کو صاف روشن کرنے کے لیے اللہ تعالی کے دائمی ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز نہ پائی۔

ذکر کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو زنگ آلود تانبے کو ریت کے ذریعے صاف کرتا ہے اور ذکر کے علاوہ باقی عبادات سے دل کو صاف کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو تانبے کو صابن کے ساتھ صاف کرتا ہے اگرچہ وہ بھی صابن کے ذریعے اس کو چمکانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن وہ اس مقصد کے حصول کے لیے طویل زمانے کا محتاج ہوتا ہے (ص ۶۸)

ذکر کا کم از کم فائدہ

صوفیاء کرام کا اتفاق ہے ذکر کا کم از کم فائدہ یہ ہے کہ وہ نماز میں دل سے حاضر ہوتا ہے اور اس کے دل میں کائنات میں سے کسی چیز کا خیال نہیں ہوتا، یہ کیفیت تکبیر تحریمہ سے سلام پھیرنے تک ہوتی ہے اور جب تک فرض یا نفل نماز میں سالک کو اللہ تعالی کے غیر کا خیال دل میں پیدا ہو تو صوفیاء کرام کے نزدیک ابھی سالک ناقص ہے اور اس پر ابھی بھی کثرت ذکر واجب ہے کیونکہ ابھی اس کو وہ ذکر حاصل نہیں ہوا جو کمال تک پہنچائے۔اور اولیاء کرام ذکر کی ترغیب اس لئے دیتے ہیں کہ اس سے دل روشن ہوتا ہے اور مرید نماز اور دیگر تمام عبادات کو اس طرح بجالائے جس طرح شریعت میں حکم دیا گیا ہے، اور جب

تک اس کے دل پر خواہشات کے پردے ہوتے ہیں اس کی عبادات شریعت کے حکم کے مطابق نہیں ہو پاتیں اور عبارات میں نقص رہتا ہے، ص ۲۵۳ (اور فرائض وواجبات میں نقص والا سلوک کی منزل میں کامیاب نہیں ہوسکتا)

بوقت خندہ پیشانی وکلام باادب رہے

مرید کے آداب میں سے یہ بات بھی ہے کہ جب اس کا شیخ اس سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آئے اور کلام کرے اس وقت وہ اس کی تعظیم زیادہ کرے اور کسی صورت میں ادب کو نہ چھوڑے بے شک سچا مرید اپنے مرشد سے کھل کر بات کرتے ہوئے بھی زیادہ احترام اور عزت اور تعظیم کا زیادہ خیال رکھتا ہے۔

صوفیاء کرام یہ شعر پیش کرتے ہیں: یعنی۔ جب بھی مرشد کی عاجزی اور خشوع زیادہ ہو تمہارے دل میں اس کی ہیبت اور بزرگی زیادہ ہونی چاہیے۔

میں نے علی المرصفی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ فرماتے تھے : مرید کی شرائط میں سے یہ بات ہے کہ وہ اپنے مرشد کی عزت و احترام ہمیشہ سے زیادہ کرے حتی کہ اس سے جدا ہو جائے یہاں تک کہ مرشد گواہی دے رہا ہو کہ یہ میرا مرید موجودہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ کامل ہے۔ اور مرید کو اپنے مرشد کا کلام رد کرنے سے بچنا چاہیے اگرچہ ترجیح والی بات بظاہر مرید کی ہو، کیونکہ مرشد اپنے مرید سے وہی بات کہتا ہے جس میں مرید کی ترقی دیکھتا ہے، پس مرید کو اپنے مرشد کی بات پر خاموش رہنا چاہیے ۔(ص ۲۷۴)

نفس کا دفاع نہ کرنا

جب کوئی نصیحت کرنے والا مرید کو اس کے کسی غلط عمل کی طرف منسوب کرے اور کہے کہ نفس کو صحیح کرلو اور اس سے کہو کہ فلاں شخص نے تجھے حق اور سچ سے تمہیں تمہاری غلطی بتائی ہے اس لیے تجھ پر واجب ہے کہ تو اس چیز سے خبردار ہو جائے جو چیز اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے واضح رہے جو مرید غلطی تسلیم کرنے کی بجائے اپنے نفس کا دفاع کرے اور اس کے غلطی بتانے پر غصہ میں آجائے تو وہ طریقت کا جھوٹا دعویدار ہے اس سے طریقت کا کوئی تعلق نہیں، ایسا مرید اپنے دعوی میں کیسے سچا ہوسکتا ہے؟ جو اپنے خیر خواہ سے ناراض ہو جو اس کی بارگاہ خداوندی تک رسائی کا طلب گار ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ بندہ کی

کوتاہی اسے بارگاہ قدس تک جانے سے روکتی ہے خواہ وہ اپنی کوتاہی سے آگاہ نہ ہو، اس غلطی بتانے والے نے تو طریقت والے مرید کو بتا کر توبہ کی تنبیہ کی ہے جو غلطی اسے بارگاہ قدس تک جانے سے روکتی ہے پس اس کا صلہ تو یہ تھا کہ اس سے شدید محبت کرتا نہ کہ اس سے ناراض ہوتا،

سیدی ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب مرید اپنے نفس کی طرف داری کرے اور اس کی طرف سے جواب دے تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی بارگاہ کے مقربین میں بنانے کا ارادہ نہیں فرمایا۔

تکبیر تحریمہ میں سستی

مزید فرماتے ہیں: اگر تم مرید کو دیکھو کہ وہ تکبیر تحریمہ میں پہنچنے میں بلاوجہ سستی کرتا ہے تو جان لو اسے طریقت سے کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔ (ص ۱۴۴)

تو اے بھائی: اس خلق کو اپنے زمانے کے مدعی طریقت پر پیش کر، تجھے پتا چل جائے گا کہ وہ اپنے دعوی میں سچا ہے یا جھوٹا۔ ہاں اس سلسلہ میں اپنے آپ کو فراموش نہ کر خود بھی اپنی خامیاں تلاش کر۔

پیر بھائیوں کی بُرائیاں بیان نہ کرنا۔

سچے مرید کی ایک عمدہ خصلت یہ ہے کہ وہ مجلسوں میں اپنے پیر بھائیوں کے مناقب بیان کرتے ہیں اور ان کے نقائص سے زبانوں کو روکتے ہیں ۔ کیونکہ اس سے اللہ تعالی ناراض ہوتا ہے اور پیر بھائی بھی، اور یہ بات اللہ تعالی اور اس کی مخلوق کے قہر وغضب کا سبب بنتی ہے جبکہ لوگوں کی خوبیوں کا بیان اللہ تعالی اور اس کی مخلوق کی رضا کا موجب ہے، ایک عقل مند شخص کبھی ایسے کام میں نہیں پڑتا جس سے اللہ تعالی ناراض ہو، اور لوگوں کی ہتک عزت کا وہی مرتکب ہوتا ہے جو پاگل اور دیوانہ ہو، اور دیوانہ شخص کے لیے راہ تصوف میں گامزن ہونا صحیح نہیں جب تک اس دیوانگی سے نہیں نکلتا۔ مطلب جو پیر بھائی کی برائیاں کرتا ہے وہ سلوک حاصل کرنے کا اہل نہیں ۔ ان میں کوئی شخص متواتر علماء سے پڑھتا ہے اور فقراء کا شاگرد بنتا ہے یہاں تک کے اس کی داڑھی سفید ہو جاتی ہے مگر علمی تدریس کے مقام پر نہیں پہنچتا نہ طریقت میں مسند ارشاد تک (آداب کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے) پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو لوگ اس کے مسلمانوں کی غیبت کے تاوان میں اس کی نیکیاں تقسیم کر لیں گے اور یہ دنیا اور آخرت میں خسارے کی مثال بن کر رہ جائے گا، (کیونکہ پیر بھائیوں کی برئیاں بیان کیا کرتا تھا)

تمہارا تعلق شیخ سے ہو نہ کہ شیخ کا تم سے

ابو العباس مرسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: شیخ سے یہ مطالبہ نہ کرو کہ اس کے دل میں تمہارا کچھ خیال آئے بلکہ اپنے نفس سے مطالبہ کرے کہ شیخ تمہارے خیالات میں ہو جس قدر وہ تمہارے پاس ہوگا اسی قدر تم اس کے پاس ہوگے کیونکہ شیخ کی ہمت بارگاہ خداوندی میں حاضری میں مصروف ہے تمہاری طرف نہیں۔ پس سچا مرید وہ ہوتا ہے جس کا شیخ سے تعلق ہو نہ یہ کہ شیخ کا اس سے تعلق ہو (کچھ لوگوں سے مشائخ کسی حکمت سے تعلق رکھتے ہیں مرید اس کو اپنا کمال نہ سمجھے بلکہ وہ اپنے اندر شیخ کی حقیقی محبت پیدا کرے)

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے کئی سچے مریدین کے لیے واقع ہوا کہ وہ دور دراز کے شہروں جیسے مصر، مکہ مکرمہ، مدینہ، طیبہ، اور روم حاضر ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے مجھے وہاں بیداری اور خواب دونوں حالتوں میں دیکھا ہے اس سے مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ مجھ سے اپنے تعلق میں سچے ہیں (یعنی دور رہ کر تصور شیخ کامل طریقہ سے کرتے ہیں)۔

بے شک میں نہیں جانتا کہ میں ان شہروں کی طرف جاتا ہوں مجھے صرف ان سے اس بات کا پتہ چلتا ہے اگر میں حقیقتاً گیا ہوتا تو اس بات کا مجھے زیادہ علم ہوتا۔ پس اعتقاد کی صداقت کی وجہ سے دور دراز کے میرے مرید مجھے اپنے پاس خیال کرتے ہیں۔

آپ فرماتے تھے: ہر وہ مرید جو شیخ کی اس سے پوچھ گچھ اور معاملات کا حساب لینے پر پریشان ہوتا ہے وہ مرید جاہل اور بے ادب ہے ان لوگوں کی اصطلاح میں شیخ پر واجب ہے کہ مرید سے پوچھ گچھ کرتا رہے اور اس کے وعدوں کے حقائق کا مطالبہ کرے جب مرید مردوں (کامل لوگوں) کے مقام تک پہنچ جاتا ہے تو شیخ کو اس سے دلیل کے مطالبہ کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ اس وقت اشتباہ کے مقام سے نکل جاتا ہے۔ (تو شیخ کا مرید سے معاملات سے متعلق حساب لینا مرید کو کامل بنانے کیلئے ہوتا ہے)

آپ نے ایک مرتبہ ایک مرید کو دیکھا جس نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کی اور اس کی وجہ سے اس نے اپنے آپ کو دیگر برادرن طریقت سے بلند خیال کیا تو آپ نے فرمایا: اے بیٹے سنو تم نے اپنے زہد کی وجہ سے جو اپنے آپ کو دوسرے پیر بھائیوں پر بلند مرتبہ دیکھا ہے اس کی قدر اس سے کم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر نہیں تو تو کس طرح مومن کو حقیر جانتا ہے اس (تکبر) کو چھوڑنے کی وجہ سے کعبۃ اللہ سے زیادہ عزت والا بن جاتا ہے۔ توں اپنے اندر سے یہ تکبر نکال۔

آپ فرماتے تھے: اے مرید: اپنے شیخ کے ساتھ اچھی نسبت کے مطابق عمل کرتا کہ تو اس کے انوار کا احاطہ کر سکے پس جب وہ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا تو تو بھی اس کے ساتھ ہوگا۔

شیخ ابوالعباس مرسی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اقوال

آپ فرماتے تھے: تم اپنے شیخ سے جو کچھ سنو اسے یاد رکھو اگرچہ سنتے وقت اسے نہ سمجھو کیونکہ شیخ کے دل کا حکم بعض اوقات تیرے دل پر ایسی بات لکھ دیتا ہے جس کا معنی تو فی الحال سمجھ نہیں آسکتا لیکن مستقبل میں سمجھ لے گا پس اسے یاد رکھ حتی کہ اس کو سمجھنے کا وقت آجائے گا (جیسا کہ سرکار مبارک اکثر فرماتے ہیں مجھے مرشد کی کئی باتیں اب سمجھ آرہی ہیں انہیں باتوں میں سے ایک بات کی وجہ سے آپ نے یہ رسالہ لکھنے کا امر کیا۔ اور آپ اکثر یہ بھی فرماتے ہیں یہ باتیں میری لکھ لو کبھی یاد کرو گے)

آپ فرماتے تھے: جب اپنے شیخ سے تیری نسبت صحیح ہوگی تو تجھ میں مدد کے ساتھ اس نسبت کی تاثیر تیرے اذکار اور تمام اعمال کی تاثیر سے زیادہ ہوگی۔ اس بات سے نسبت کی اہمیت کا اندازہ لگائیں اور قدر کریں۔

آپ فرماتے تھے: مریدین کے دل مشائخ کے دل کے سائے میں ہوتے ہیں اور جو شیخ کے دل کے سائے میں نہیں ہوتا وہ نامراد ہوتا ہے۔

آپ فرماتے تھے: مرید جب اپنے شیخ کو عزت اور محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے وہ حق اور ہدایت کے راستے پر چلنے والا بن جاتا ہے۔

آپ فرماتے تھے: اے مرید: تجھ پر لازم ہے کہ تو اپنے شیخ کے اشارے میں قید ہوجائے اگر تو اپنے شیخ کے قدموں میں سے ایک قدم بھی چلے وہ اپنی خواہش کے مطابق ایک لاکھ قدم چلنے سے زیادہ اچھا ہے۔ یعنی شیخ کی اطاعت میں ایک عمل اپنی خواہش سے ہزار عمل سے بہتر ہے۔ (جیسا کہ حضرت یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے)

آپ فرماتے ہیں: مرید کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اپنے شیخ اور اس کی خدمت سے علیحدگی اختیار کرے یہاں تک کہ طریقت کا معائنہ ذوق کے ساتھ کرنے لگے۔

اور آپ فرماتے تھے: مرید کے شیخ کے ساتھ ادب میں سے یہ بات ہے کی وہ اپنی جسمانی باپ کی خدمت سے اس کی خدمت کو مقدم کرے کیونکہ اس کے باپ نے اسے گدلا کیا اور روحانی باپ نے اسے صاف کیا اس کے جسمانی باپ نے اسے پانی اور گارے کے ساتھ ملایا اور اس کے استاذ (مرشد) نے

اعلیٰ علیین کی طرف ترقی دی۔(جب جسمانی باپ کے اتنے سخت آداب ہیں تو روحانی باپ کے آداب اس سے بھی سخت ہیں)

آپ فرماتے تھے: تمہارا اپنے شیخ سے ادب کی ایک بات ایک لحظہ میں سننا باپ اور معلم کے ساتھ بیس سال کے ظاہری ادب سے افضل ہے کیونکہ عارف تمہاری روح کی تربیت کرتا ہے اور اس کا غیر تمہارے نفس کی تربیت کرتا ہے۔

ولی کی روح جو میل کچیل سے پاک ہے اس کا مقابلہ اس شخص کی روح سے کیسے ہوسکتا ہے جو میل کچیل سے لتھڑی ہوئی ہے۔(ص ۱۸۷)

شیخ سے تعلق پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا

مرید کی شان میں سے یہ بات بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے شکر ادا کرے جس نے اسے شیخ کے ساتھ اکٹھا کر دیا کیونکہ کئی ایسے لوگ ہیں جو بظاہر مرید ہیں مگر ان کو مرشد کامل نہیں ملتا جو اس کی تربیت کرے اور وہ دنیا سے یوں نکلتا ہے کہ گناہوں سے لتھڑا ہوتا ہے اگرچہ وہ دو بڑی مخلوقوں (انسان و جن) کے برابر عبادت کرے۔

تربیت کے سلسلے میں شیخ کو نہ تھکانا

حضرت شیخ ابوالعباس مرسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے (کامل مرید وہ نہیں جو اپنے شیخ پر فخر کرے بلکہ (کامل) مرید وہ ہے جس پر اس کا شیخ فخر کرے)(جیسا کہ حضرت مجدد دوراں اخندزادہ امام خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مرید خاص سرکار میاں صاحب مبارک پر فخر تھا اور دو خط آپ کے نام لکھے،)

حضرت شیخ ابوالعباس مرسی رحمۃ اللہ علیہ آپ فرمایا کرتے تھے جب مرید اپنے شیخ کے بارے میں مکمل (مضبوط) عقیدہ نہ رکھتا ہو تو وہ اس کے ہاتھ سے فلاح نہیں پا سکتا بلکہ اس کی باطنی تاریکی اس کے ظاہر پر آجاتی ہے اور وہ خیال کرتا ہے کہ اس کی یہ صفات اس کے شیخ کی صفات ہیں پس وہ اس کے اخلاق سے مہذب نہیں ہوتا اور اس کے راستوں پر نہیں چلتا اور نہ اس کی روشنی سے اپنے باطن کو منور کرتا ہے۔

آپ فرماتے تھے: جو شخص اپنے شیخ کی صحبت پر صبر نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اسے عورتوں کی خدمت اور دل کی موت میں مبتلا کرتا ہے۔

شیخ کو اپنا مالک تصور کرے

شیخ ابوالحجاج الاقصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: مرید کی شرط سے یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنے نفس کو قائم رکھنے کے ساتھ اس کا مالک اور مختار ہوتے ہوئے شیخ کی صحبت اختیار نہ کرے بلکہ اپنے نفس کو شیخ کی ملکیت خیال کرے وہ اس میں جس طرح چاہے تصرف کرے اور جو شخص اپنے شیخ کی محبت اور نفس کی مخالفت کے بغیر صوفیاء کرام کے مقامات تک پہنچنا چاہتا ہے وہ غلطی پر ہے۔

حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: اے مرید تم پر صاحب حال شیخ کی صحبت لازم ہے اور جب تک وہ نہ ملے تو صاحب قال (جس کی گفتگو شریعت کے مطابق ہو) کی صحبت اختیار کرو۔

ارشادِ خداوندی ہے: فَاِن لَّم یصِبهَا وَابِل فَطَل... (البقرہ، ۲:۲۶۵)

ترجمہ: پھر اگر زور کا مینہ نہ پہنچے تو پھوار ہی کافی ہے۔

ایسے لوگوں کی صحبت سے بچو جو نہ صاحب حال ہیں نہ صاحب قال

میں نے اپنے آقا حضرت محمد شناوی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا فرماتے تھے: فقیر کی تکمیل اس وقت ہو سکتی ہے جب قال (علم شریعت) اور حال (علم طریقت) دونوں علوم سے واقف ہو۔

آپ فرماتے تھے: اکثر اہل عراق صاحبِ حال ہیں صاحب قال نہیں، اکثر اہل شام صاحبِ قال ہیں صاحبِ حال نہیں اور مصر کے اکثر مشائخ صاحب حال بھی ہیں اور صاحب قال بھی ہیں۔ پس ان میں سے کسی کی صحبت تفتیش کے بغیر اختیار نہ کرو۔ (ص ۱۹۱) جو صاحب حال بھی ہو صاحب قال بھی ہو اس کو تلاش کر۔

سلوک میں کامیابی حاصل کرنے کا طریقہ

مرید کے آداب سے یہ بات بھی ہے کہ جب اس کا مرشد اس کے پیر بھائیوں میں سے کسی کو اس پر مقدم کردے تو اپنے مرشد کا ادب کرتے ہوئے اس کی خدمت کرے، اس سے حسد کرنے سے بچے ، اس طرح ثابت قدمی اختیار کرے اگر پھسل گیا تو برائی کا ذائقہ چکھے گا (اور ایسا بھنسے گا طریقت سے ہی محروم ہوجائے گا) لیکن جو مرید اپنے پیر بھائیوں سے سلوک میں آگے بڑھنا چاہتا ہے تو اپنے شیخ کی فرمانبرداری کرے اور ان آداب کو اپنائے جن کی وجہ سے آگے بڑھنے کا مستحق ہوسکتا ہے اسوقت اس کا شیخ اسے اس کے ہم عصر ساتھیوں سے مقدم کردے گا کیونکہ مرشد مریدین میں عدل کرنے والا حاکم

ہوتا ہے یہ ایسی بات ہے جس سے بہت مریدین کو نجات ملتی ہے (کیونکہ وہ اچھے آداب کو اپنانے میں لگا رہتا ہے اور پیر بھائیوں کی برائیاں بیان کرنے سے بچا رہتا ہے)ص ۱۹۷)

شیخ ابوالمحاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جو مرید اپنے پیر بھائی سے حسد کرتا ہے اس کیلئے کبھی بھی ترقی کی امید نہ رکھو کیونکہ (اذاالحسود لایسود) یعنی حسد کرنے والوں کو قیادت نہیں ملتی۔(ص ۱۳۵)

سیدی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو مرید اپنے پیر بھائیوں کی زیادتی برداشت نہیں کرسکتا وہ طریقت کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اسے چاہیے کہ وہ عام لوگوں کی طرف نکل جائے اور صوفیاء کے طریقہ کو چھوڑ دے۔(ص ۶۹)

سرکار مبارک بار بار فرماتے ہیں پیر بھائی آپس میں حسد نہ کریں میں اگر حسد کرتا ہوتا تو آج اس جگہ نہ ہوتا، حسد سے کسی کا کچھ نہیں بگڑتا اپنا نقصان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوتا ہے۔

مرید کا امتحان لیا جائے تو صبر کرے

مرید کے آداب سے یہ بات بھی ہے کہ جب یہ اپنے شیخ سے طریقت کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے جائے اور شیخ اس کے ساتھ تربیتی سختی کا سلوک کرے یا شیخ اس کی طرف متوجہ نہ ہو تو مرید صبر کرے اور مرید استقامت کے ساتھ لگا رہے حتی کہ شیخ کو اس پر رحم آجائے اگرچہ اس کا یہ انداز سال بھر سے زیادہ عرصہ تک رہے تب بھی وہ وہاں سے نا ہٹے (بشرطیکہ شیخ ایسا ہو جس سے کئی لوگو کو طریقت کی تعلیم حقیقی معنوں میں مل رہی ہو) کیونکہ اہل طریقت کے نزدیک طریقت عزیز ترین چیز ہے وہ ہر شخص کو جو اس کے پاس آئے نہیں دیتے جب تک کہ امتحان نہیں لے لیتے۔ فرماتے ہیں جس مرید کا شیخ اس کو مرید بنانے سے پہلے اس کا امتحان نہ لے وہ عام طور پر کامیاب نہیں ہوتا کیونکہ وہ ادب اور تعظیم کے بغیر طریقت کو اختیار کرتا ہے پس ادب نہ سیکھنے کی وجہ سے طریقت اس سے جدا ہو جاتی ہے (اگرچہ بظاہر آتا جاتا ہو) ہاں جو شدید شوق کے ساتھ داخل طریقت ہو اس کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ (سورۃ ممتحنہ ۱۰) اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کرکے آئیں تو ان کا امتحان کرو، اللہ ہی ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ سیدی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرید بھی جب طلب طریقت کیلئے مہاجر بن کر آتا ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ پہلے اس کا امتحان کرلو کیونکہ دونوں کا مقصود طلب

ہدایت ہے(ص۷۰)

مرشد کو دس ہزار میں ایک نے پہچانا

سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ محمد شناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب انہوں نے طریقت حاصل کرنے کیلئے فارس کا سفر کیا اور طریقت کے حاصل کرنے کیلئے شیخ ابوالحمائل رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تاکہ ان سے طریقت حاصل کریں مگر شیخ نے ان کی طرف توجہ نہ کی نہ ہی خندہ پیشانی ظاہر کی لیکن جب شیخ نے اس کے باوجود محمد شناوی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کو دیکھا تو فرمایا: اے محمد ہم تمہارے لئے بھی اور دوسروں کیلئے بھی بھلائی کو پسند کرتے ہیں میں اس بات میں تمہاری آزمائش کر رہا تھا جس میں تم داخل ہو رہے تھے تاکہ تم طریقت اور اہل طریقت کی تعظیم کرو اور شیخ محمد شناوی فرماتے ہیں خدا کی قسم اگر کئی سال تک شیخ مجھ پر سختی کا معاملہ کرتے میں صبر کرتا اس طریقت کو حاصل کرنے کیلئے ان کے دروازے سے نہ ہٹتا کیونکہ یہ لوگ اس چیز کی قدر کو پہچانتے تھے، پھر ایک دن ایسا بھی آیا کہ شیخ ابوالحمائل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے دس ہزار کے قریب لوگوں کو ذکر تلقین کیا ہے لیکن محمد شناوی کے سوا مجھے کسی نے نہیں پہچانا اور نہ ہی میرے ساتھ ان کی وابستگی درست ہوئی۔ (ص ۷۰)

پس اے بھائی سچے لوگوں کا عمل دیکھو اور ان کی اقتدا کرو، سرکار مبارک اکثر فرماتے ہیں میں نے مرشد کے ساتھ کیسے پیار کیا اور ان کی بات کو مانا آج اس کی برکت آپ دیکھ رہے ہیں لیکن یہ باتیں عقل والوں کیلئے ہیں، کرنل بھی میرا مرید ہے باقی بھی میرے مرید ہیں مگر کرنل طریقت میں آگے کیوں نکل گیا اس نے رابطہ رکھا ہوا ہے اور میری بات کو سمجھتا ہے ترنول میں بہت بڑا آستانہ ہے ہزاروں مریدین ہیں ڈنمارک میں بھی مدرسہ کی شاخ بنالی ہے اس کے مدرسہ کے طالب علم بیرون ملک سے بھی آتے ہیں بلکہ چائنہ تک بھی تراویح کیلئے قرآن سنا آئے ہیں اپنے جامعہ میں سالکین طلباء کیلئے تخصص فی الفقہ اور تخصص فی الحدیث بھی شروع کروادیا ہے، وکیل کو دیکھ لیں فیصل آباد میں ہماری مسجد سے بڑی مسجد ہے بیرون ملک بھی دعوت وتبلیغ کا سلسلہ جاری ہے ڈاکٹر عمران کو دیکھ لیں جس جس نے مرشد کی بات مانی آج ان کے آستانے دیکھ لیں۔

مرید دنیوی چیزوں کی طرف متوجہ نہ ہو

مرید کے آداب سے یہ بات بھی ہے کہ طریقت میں داخل ہوجانے کے بعد جن دنیاوی امور کو وہ

چھوڑ چکا ہو اس کا دل ان کی طرف مائل نہ ہو بلکہ اس پر لازم ہے کہ تمام دنیا کو ایک تھیلی میں بند کر کے ناامیدی کے سمندر میں ڈال دے پھر اُدھر مائل نہ ہونے کے حوالے سے اس کے نزدیک سونا اور مٹی برابر ہونی چاہیے، (ص) سرکار مبارک نے ایک بار فرمایا میرے لئے پیسے اور کاغذ برابر ہیں۔

سیدی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرید کیلئے یہ بات اس لئے ضروری ہے کہ دنیا کی طرف مائل رہنے سے اس کا ٹکراو دنیا داروں سے ہوگا، اور وہ اسے خراب کریں گے اس پر تہمتیں لگائیں گے اور اس کی فکر کو دنیا کی طرف مشغول کر دیں گے اور اس کے وقت کو خراب کر دیں گے۔) اسی لئے سرکار مبارک فرماتے ہیں جتنا اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسی پر صبر کرو اپنا ہی کماؤ، مریدین کے ساتھ کاروبار نہ کرو۔

حضرت ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس مرید کے دل میں دنیاوی سامان کی طرف خواہش باقی ہو اس کیلئے مرید کا لفظ مجازی طور پر ہے حقیقی طور پر مرید نہیں ہے۔ یہ بات مرید کیلئے بہت بُری ہے کہ وہ کسی فتنے سے نکلنے کے بعد دوبارہ اس کی طرف لوٹے اور وہ درہم و دینار (روپیہ پیسہ) یا مکان یا کسی کے پیسوں کا قیدی بن جاتا ہے بلکہ مرید پر واجب ہے کہ اس کے نزدیک دنیا کا ہونا نہ ہونا برابر ہو اور اس کی علامت یہ ہے کہ وہ دنیا کی وجہ سے کسی کو تنگی میں نہ ڈالے (۷۱)

علم باطن کی حفاظت کیلئے نظر کی حفاظت ضروری ہے

مرید کے آداب سے یہ بات بھی ہے کہ جس طرح ممکن ہو عورتوں کو دیکھنے سے بچے اور خوبصورت بچوں کو بھی تنہائی میں بٹھانے سے بچے کیونکہ ان کو تنہائی میں پاس رکھنا) دل میں پیوست ہو جانے والا تیر ہے، وہ اسے ہلاک کر دے گا خاص طور پر جب شہوت سے دیکھے کیونکہ یہ شیطان کا زہریلا تیر ہے جو ایک لمحہ میں انسانی جسم پگھلا کر رکھ دیتا ہے۔

امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرید پر جن کاموں کو چھوڑنا لازم ہے ان بڑے امور میں سے نوخیز لڑکوں اور عورتوں کی صحبت اختیار کرنا اور دل کے میلان کے ساتھ ان سے سکون حاصل کرنا ہے اور جو شخص اس گناہ میں مبتلاء ہو صوفیاء کرام کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو ذلیل و رسوا کرتا ہے بلکہ وہ اپنے نفس کو سنوارنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور دل میں شیطان داخل ہو جاتا ہے اور رحمٰن کی محبت سے محروم ہو جاتا ہے اور اس سے بھی زیادہ بری بات یہ ہے کہ اس گناہ کو اپنے دل میں معمولی خیال کرے (۷۲) یہاں تک کہ یہی گناہ برے خاتمے کا سبب بن جاتا ہے اور حالت کفر پر موت ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے (الزواجر جلد ۱)

حضرت واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو وہ اسے ان بدبودار (لونڈے بازی) اور مردار چیزوں میں مبتلا کر دیتا ہے، سیدی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس سے ان کی مراد بے ریش نوجوان ہیں جن کی طرف گمراہ نفس مائل ہوتا ہے۔ حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے تیس ایسے مشائخ کی صحبت اختیار کی جن کا شمار ابدالوں میں ہوتا ہے ان سب نے مجھے جدا ہوتے وقت یہی نصیحت کی (اِتَّقِ مُعَاشَرَ الاَحدَاثِ) بے ریش لڑکوں کی صحبت سے بچتے رہنا (انوار القدسیہ ص ۷۶)

سرکار مبارک اکثر مریدین کی تربیت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں مجھے میرے دادا نے نصیحت کی تھی کہ بیٹا عورتوں کے پاس نہیں بیٹھنا، ہیجڑوں کے پاس نہیں بیٹھنا اور بچوں کے ساتھ نہیں کھیلنا، کیونکہ یہ وہ صحبتیں ہیں جو مرید کو خراب کر دیتیں ہیں، میں نے دادے کی اس نصیحت پر عمل کیا آج اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مقام تک پہنچایا۔ اور یہ بات بلکل واضع ہے جب مرید ان کی صحبت اختیار کرنے سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک خاص نور نصیب فرماتا ہے جس میں ایک ایسی خاص لذت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاص نعمتوں میں سے ہے۔

علامہ عبدالرحمن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ حدیث پاک نقل فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، پہلی بار غیر محرم عورت کی طرف دیکھنا غلطی ہے دوسری بار دیکھنا جان کر گناہ کرنا ہے تیسری بار دیکھنا ہلاکت ہے۔ انسان کا عورت کے جسمانی محاسن (چہرہ بال ہاتھ پاو وغیرہ) دیکھنا شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے جس مسلمان نے اس گناہ کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کو ایسی عبادت نصیب فرمائے گا جو اس کو اپنی عبادت اور نظر کی پاکیزگی کا مزہ نصیب کرے گی (ذم الھویٰ ص ۱۱۰)

حضرت ابوتراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اپنے غلط ارادوں کو کنٹرول میں رکھو، نیتوں کا خراب ہونا ہی گناہوں کا پیش خیمہ ہے، جس کے ارادے درست ہوں گے اس کے بعد اس کے افعال اور باطنی احوال بھی درست ہو جائیں گے۔

قلبی ذکر کی برکت

حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس نے دل کے ارادوں میں اللہ کا دھیان رکھا یعنی ذکر قلبی حاصل کیا اس کے اعضا کو اللہ تعالیٰ گناہوں سے بچا لیتا ہے (ذم الھویٰ ص ۱۱۲)

خود کو معصوم جاننے والوں کیلئے عبرت

ابن جوزی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں (ایک بہت بڑے بزرگ) حضرت ابوالقاسم بن نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا گیا کہ بعض لوگ عورتوں سے مجلس کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ان کو دیکھنے سے بچے ہوئے ہیں (کیا یہ درست ہے؟) آپ نے فرمایا جب تک مرد مرد ہے عورت عورت ہے ان کیلئے تنہائی کی ممانعت ہے ایسے دعووں اور شبہات پر وہی جرات کرتا ہے جو پہلے سے حرام میں مبتلا ہوتا ہے۔

یہی وہ بات ہے جس کی وجہ سے سرکار مبارک بار بار فرماتے ہیں کہ غیر عورت سے پردے کا خیال رکھیں، عورتوں کی تبلیغ وتربیت گھر کی خواتین کے سپرد کریں خود کو عورتیں سے دور رکھیں محض دعا وغیرہ کیلئے بھی پردے کا خاص خیال رکھیں اور جب خواتین کا سامنا کرنا پڑھے قرآن پاک کے حکم کے مطابق اس وقت نظریں جھکا کر رکھیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ جس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو تنہائی اختیار نہ کرے ورنہ یا تو مرد گناہ کا ارادہ کر بیٹھے گا یا عورت۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر چہ وہ دونوں نیک بزرگ بھی ہوں؟ فرمایا اگر چہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم اور یحیی بن زکریا علیہ السلام ہی کیوں نہ ہوں (ذم الھویٰ ۱۲۰) اللہ اکبر

نافرمانوں سے نفرت نہ کریں

سرکار مبارک ہر ایک سے پیار کرتے ہیں فرماتے ہیں کاری گروہ ہے جو ناقص کو کامل بنائے، گناہ گار کو گناہوں سے بچائے، میں لوگوں کی تربیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ فن دیا ہے اسی لئے میں ان پر زور لگاتا ہوں شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات ہر ایک سے اس کی نفسیات کا خیال رکھ کر بات کرنا حکمت ہے اس کا بھی خیال رکھیں۔

سیدی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو مریدین کی تربیت میں سیاست (ان کے معاملات کو حکمت کے ساتھ درست کرنے) کا طریقہ نہیں جانتا اور نہ ہی اس سے حسن اخلاق سے پیش آئے اور نہ ہی ان کے افعال پر صبر کر سکے تو ایسے کے ہاتھ پر بہت کم لوگ کامیاب ہوئے ہیں۔ جب حضرت داود علیہ السلام کے نفس نے بنی اسرائیل کے نافرمان لوگوں کے ساتھ ہم نشینی سے نفرت کر لی اور اللہ تعالیٰ کی خاطر اسے تبدیل کر دیا، اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کو چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ

اے داود! جو سیدھے راستہ پر ہے وہ تو محتاج نہیں ہے، اور ٹیڑا چلنے والوں سے آپ نے نفرت کر لی تو پھر آپ کو رسالت دینے کا مقصد کیا ہوا؟ تو حضرت داود علیہ السلام باخبر ہو گئے، چنانچہ آپ ان کیلئے لنگر پکاتے اور ان کو دعوت دیتے اور ان سے ملاقاتیں کرتے، اور ان کو غیر شعوری طور پر حکمت سے تھوڑا تھوڑا وعظ بھی کرتے سمجھاتے، حتی کہ بنی اسرائیل میں سے ایک کثیر جماعت نے آپ کے ذریعے ہدایت پائی (ص ۳۹۳) یہ عمل ایک مرید سے اسی وقت ممکن ہوگا جب وہ اپنے آپ کو کسی سے بہتر نہ سمجھے اگر ان کو نصیحت کرے مگر اپنے آپ کو ان سے بہتر خیال کرے تو متکبرین میں سے ہوگا۔

خانقاہ کا استاذ کیسا ہونا چاہیے

سیدی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خانقاہ کا فقیہ جو بچوں کو پڑھاتا ہے آداب طریقت میں ماہر ہونا چاہیے، وہ طالب علموں کو درجہ بدرجہ رکھے اور خانقاہ کے کسی بھی فرد کو اپنے سے بدگمان نہ ہونے دے اور اپنی اولاد کو بھی حکم دے کہ باقی طالب علموں کی طرح اپنی باری پر خانقاہ پر خدمت میں حصہ لیں یا جس طرح شیخ مناسب سمجھیں اس طرح عمل کریں (بعض مخصوص طلباء کیلئے شیخ صرف پڑھائی ہی مناسب سمجھتے ہیں) لہذا معلم طلباء کی تربیت شیخ کی خواہش کے مطابق کرے، اور ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ وہاں کوئی طالب علم ایسا ہو جو اپنی ذہنی کمزوری کی وجہ سے کامل پڑھائی کا نفع حاصل نہ کرسکے لیکن خدمت کی وجہ سے نفع حاصل کرلے جیسا کہ تربیت گاہوں (مدارس و خانقاہوں) میں اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے، ایک شخص کئی سال رہتا ہے مگر قرآن پاک بھی حفظ نہیں کرسکتا مگر خدمت سے بہت کچھ حاصل کر جاتا ہے، کم از کم بے کار رہنے سے برے کاموں میں پڑھنے سے بچ جاتا ہے اچھی نیت سے کاملوں کی صحبت بھی بندے کو ولی بنا دیتی ہے۔

غیبت کا گناہ خانقاہ میں

سیدی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خانقاہ کے اکثر سالکین کا یہ بھی طریقہ ہوتا ہی کہ جس کو کسی فساد کی وجہ سے خانقاہ سے نکالا گیا ہو اس کی غیبت بہت زیادہ کرتے ہیں اور ہر آنے والے یا ہر پوچھنے والے کے سامنے اس کے نکلنے کا سبب ذکر کرتے ہیں اور یہ بات جائز نہیں ہے اور بعض اوقات یہ غیبت اپنے نفس کی خوشی کیلئے ہوتی ہے اور کبھی اس کی عزت مجروح کرنے کیلئے ہوتی ہے اور یہ اس وقت اس نکالے گئے شخص سے بھی زیادہ فاسق اور بری حالت والا ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات بہت جلد یہ

غیبت کرنے والے بھی کسی ایسے گناہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں کہ رسوا بھی ہوتے ہیں اور انہیں بھی ذلیل ہوکر وہاں سے نکلنا پڑھتا ہے، لہذا خانقاہ پر رہنے والے کیلئے غیبت سے بچنا واجب ہے(کیونکہ ایسی محترم جگہوں پر فاسق لوگوں کا رہنا مناسب نہیں سوائے اصلاح کی نیت سے) جس کی نیت بدظاہر ہوجائے اس کو خانقاہ سے نکال دیا جاتا ہے اور غیبت سے نہ رکنا نیت بد کی علامت ہے)اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کے بعد اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے لہذا کسی حالت میں بھی اس کی غیبت کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ بہتان اور جھوٹ ہوگا، لہذا سالکین کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے بعض اوقات مرید کسی وجہ سے خانقاہ کی طرف لوٹ آتا ہے اور کوئی ایک اسے وہ باتیں بتاتا ہے جو خانقاہ کے لوگوں نے اس کے خلاف کی ہوتی ہیں، چنانچہ جس جس نے اس کی عزت پر حملہ کیا ہوتا ہے اس سے اس کی دشمنی سخت ہوجاتی ہے حتی کہ وہ دوبارہ توبہ کے باوجود سلوک میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔

تعارف جامعہ محمدیہ سیفیہ

غوث زمان طبیب روحاں شیخ المشائخ ابوالآصف الفقیر حضرت میاں محمد سیفی حنفی دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف (لاہور)

سرکار مبارک کے زیر انتظام اہلسنت کا عظیم الشان علوم ظاہریہ اور علوم باطنیہ کا مرکز، جامعہ محمدیہ سیفیہ قائم ہے۔ جس کی شاخیں (الحمد للہ) پاکستان کے اکثر شہروں میں قائم ہو چکی ہیں، اور بیرون ممالک بھی یہ سلسلہ تعلیم و تربیت کا جاری ہے۔ الحمد للہ جامعہ محمدیہ سیفیہ میں کثیر شعبہ جات قائم ہو چکے ہیں مثلاً

۱۔ شعبہ درس نظامی طلباء و طالبات مکمل دورہ حدیث شریف تک ۲۔ شعبہ حفظ و قراۃ

۳۔ شعبہ علوم عصریہ (کالج کی تعلیم) ۴۔ محمدیہ سیفیہ آن لائن سسٹم ۵۔ دار الافتاء محمدیہ سیفیہ

۶۔ محمدیہ سیفیہ لائبریری ۷۔ علم باطن کی مجالس (اسلام کی تعلیمات کے مطابق یہ اس جامعہ کی خاصیت ہے)

۸۔ شعبہ نشر و اشاعت

الحمد للہ اس شعبہ کے تحت کثیر کتب شائع ہو چکی ہیں، مثلاً مخزن طریقت، فقہ اکبر، شیخ کامل کی پہچان مع آداب شیخ، فکر الصوفی، عشر کے احکام، کنز الصلوۃ، سفید عمامہ سنت مصطفی ﷺ اور عنقریب ان شاء اللہ تراجم کے تحت اسلاف کی کتب کو ترجمہ کر کے بھی شائع کیا جائے گا۔

الحمد للہ تعلیمی نظام نہایت محنتی ہے، مگر تعمیری سلسلہ مکمل نہیں ہے۔ جس کی تکمیل بہت ضروری ہے، صاحب استطاعت حضرات خود تشریف لائیں اور جامعہ میں دین کے کاموں کو دیکھیں اور نیکی اور کار خیر میں حصہ ڈال کر اپنے لئے اور مرحومین کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں۔ تعاون کے لئے ضرور رابطہ کریں۔

اعلان داخلہ۔ ہر سال رمضان المبارک کے بعد داخلے ہوتے ہیں۔ رابطہ نمبر 03414212248